Shivaji College of Art's
Hingoli

ادب میں اخلاقیات اور انسانی اقدار

☆

(مرتبین)

ڈاکٹر جی۔ این۔ شندے

ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ دُرّانی

संपादक

डॉ. जी.एन. शिंदे

डॉ. एस.एम. दुर्राणी

PRINCIPAL
SHIVAJI COLLEGE
Hingoli Dist. Hingoli

ادب میں اخلاقیات اور انسانی اقدار

(مرتبین)

ڈاکٹر جی۔ این۔ شندے • ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ دُرّانی

परिकल्पना
बी-37, अर्जुन विहार, दिल्ली-110084
फो. 996[illegible]04132, 7982062594
e-mail : parikalpana.delhi2016@gmail.com

ISBN : 978-93-95104-11-1

PARIKALPANA
K-37, Street No. 3, Ajit Vihar, Delhi-110084
Mo: 9968084132, 7982062594
e-mail: parikalpana.delhi2016@gmail.com

Editors : Dr. G. N. Shinde, Dr. S. M. Durrani

© Editors

Edition : 2022

Price : 395/-

ISBN : 978-93-95104-11-1

Printed at Compact Printers, Delhi-110 032 in India.

To publish this book by any means and to perform theatrical it is mandatory to get written permission from the publisher.

Shivaji College of Art's Hingoli

PRINCIPAL
SHIVAJI COLLEGE
Hingoli Dist. Hingoli

پیش لفظ

ادب اور سماج کا چولی دامن کا ساتھ ہے ایک ادیب اسی سماج میں پیدا ہوتا ہے اور اسی سماج میں زندگی بسر کرتا ہے وہ سماج کا ایک حصہ ہوتا ہے خود بھی سماج سے متاثر ہوتا ہے اور سماج کو متاثر بھی کرتا ہے اس لیئے کہا جاتا ہے کہ وہ سماج کا ترجمان اور نمائندہ ہے جب ہم کسی ادیب یا شاعر کی تصنیفات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم اس زمانے کے طور طریقے رہن وسہن عوامی مشاغل، حسن وسلوک اور سوچ وفکر کے مختلف پہلوؤں کو محسوس کرتے ہیں۔

انسان جب دنیا میں آتا ہے تو سماجی، معاشی، معاشرتی، آداب اپنے ساتھ لے کر نہیں آتا بلکہ جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا ہے اس میں تہذیبی عناصر اخلاق وسماجی مذہبی اقدار سے زندگی کو خوب سے خوب تر بنانے کے عمل کا عمل پیدا ہوتا ہے وہ اپنے عمل سے رسم ورواج اور طور طریقے اپنا کر زندگی کے معیار قائم کرتا ہے وہ سوچ وفکر کے دائرے کی تشکیل کرتا ہے اپنے احساسات کو اظہار کے سانچوں میں ڈھالتا ہے جو کبھی نظم کی صورت تو کبھی نثر کے پیرائے میں ہوتی ہیں وہ لفظ تراشتا ہے تصویر بناتا ہے خیالوں کی جولان گاہوں میں قیام کرتے ہوئے اخلاق وفلسفہ، سیاست وعقائد کے گھروندے بناتا بھی ہے اور اس سے انحراف کرنے کے بعد نئے قدم بھی اُٹھاتا ہے اس عمل کو ہم تہذیب یا کلچر بنتے، بگڑتے، سجتے، سنورتے، انسانی اقدار، انسانی اخلاق، اصول وآدرش کے نام سے پہچانتے ہیں۔

انسانی ترقی کی تاریخ دراصل علمی، ادبی، ثقافتی، تمدنی سائنسی اور معاشی، ترقی سے بھرے پڑے ہیں ایک نسل کے ذریعے دوسری نسل اسے قابلِ تقلید سمجھ کر اپناتی ہے۔

ادب بھی اپنے اندر سماج کے ترقی پذیر زمانے سے ترقی یافتہ زمانے تک کی تمام تفصیلی ردوبدل کی ترجمانی کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ عصری تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔

یوں تو ادب کے مطالعہ کی روایت افلاطون سے شروع ہوتی ہے جس نے حقیقت اور فنونِ لطیفہ کے رشتے پر غور کر کے فن کو نقل کی نقل قرار دیا لیکن سائنس کے عروج کے بعد ادب کا رشتہ سماج سے مزید گہرا ہو گیا مختلف دانشوروں نے ادب کو قومی مزاج کا عکس قرار دیا اور اس پر جغرافیائی اور تہذیبی اثرات تلاش کرنے کی کوششیں کرتے رہے اور یہ بتانے کی جستجو میں رہے کہ سماج کے ہر طبقے کی اپنی تہذیب اپنے اقدار، اور

Shivaji College of Art's Hingoli

۹) اخلاق واقدار کا پاسدار شاعر ساحر

۱۰) ادب اور اقدار

۱۱) نذیر احمد کی ناول میں اصلاح نسواں کے عناصر

۱۲) خواتین افسانہ نگاروں کے افسانوں میں اخلاق واقدار کی عکاسی

۱۳) اُردو ناول میں انسانی اقدار واخلاقیات کی ترجمانی

۱۴) اُردو ناولٹ میں بدلتی قدریں

۱۵) مولوی نذیر احمد کے ناول میں انسانی اقدار

۱۶) جدید ادب اور اقدار کی تعلیم

۱۷) ادب اور انسان کا رشتہ

۱۸) اُردو ادب میں اخلاقیات اور اقدار کی عکاسی

۱۹) ادب اور سماج کا رشتہ

۲۰) عصری اُردو غزل میں سماجی اقدار

میری یہ ادنیٰ سی کاوش کہاں تک کامیاب ہوئی یہ آنے والے قارئین وناقدین طئے کریں گے امید ہے اس کتاب کی پذیرائی مشاہیر ادب اپنے اپنے طور پر کریں گے۔

ڈاکٹر دُرّانی شبانہ

صدر شعبہ اُردو

یشونت مہاودیالیہ ناندیڑ

PRINCIPAL
SHIVAJI COLLEGE
Hingoli Dist. Hingoli

فہرست

۱	اردو اور عربی شاعری میں اخلاق---	سینئر پروفیسر ڈاکٹر یوسف عامر	07
۲	اردو شاعری میں انسانی اقدار	پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین	22
۳	کلامِ اقبال میں اخلاقی قدریں	ڈاکٹر قاضی نوید	30
۴	[illegible] کے ناول میں---	ڈاکٹر کیرتی جاوڑے	34
۵	[illegible] میں اخلاقیات کا درس	ڈاکٹر رفیعہ سلیم	50
۶	اردو نظم میں انسانی اقدار---	ڈاکٹر محمد اقبال جاوید	57
۷	ادب کی ماہیت اور روایت	ہما کوثر (ناندیڑ)	65
۸	مولانا الطاف حسین حالیؔ کی نظموں---	ڈاکٹر قادری سید واجد سید ابراہیم	69
۹	اردو ناول میں انسانی اقدار واخلاقیات---	ڈاکٹر شیخ محمد مصطفیٰ عبدالستار	76
۱۰	اخلاق واقدار کا پاسدار شاعر---ساحرؔ	پروفیسر سید وسیم	82
۱۱	ادب اور اقدار	ڈاکٹر قریشی عتیق احمد ہنگولوی	90
۱۲	نذیر احمد کے ناولوں میں اصلاح---	ڈاکٹر صبیحہ سمیر الدین سید	93
۱۳	خواتین افسانہ نگاروں کے---	ڈاکٹر لبنیٰ فرحین	97
۱۴	اردو ناول میں انسانی اقدار و---	شیخ مزمل شیخ نثار، ناندیڑ	106
۱۵	اردو ناولٹ میں بدلتی قدریں	ڈاکٹر سمیم الدین خلیل الدین صدیقی	111
۱۶	مولوی نذیر احمد کے ناولوں میں---	ڈاکٹر فرزانہ بیگم	118
۱۷	ادب اور سماج کا رشتہ	ڈاکٹر گلناز بیگم محمد اسحاق خان	121
۱۸	اردو شاعری میں انسانی اقدار---	محبوب عالم	124
۱۹	ادب اور سماج	ڈاکٹر شائستہ تبسم اسداللہ خان	131
۲۰	جدید ادب اور اقدار کی تعلیم	ڈاکٹر ثریا بیگم محمود خان	135
۲۱	ادب اور انسان کا رشتہ	محمد اسمٰعیل محمد عبدالنعیم	143
۲۲	ادب میں اخلاقیات اور---	ڈاکٹر ریحانہ سلطانہ	147
۲۳	ادب میں اخلاقیات اور---	سید عبدالحنان ہلال الدین	150
۲۴	ادب اور سماج کا رشتہ	شبانہ دُرّانی	157
۲۵	[illegible] آبادی کی شاعری میں سماجی اقدار	صدف آرا محمد شفیع چوبدار	160
۲۶	عصری اردو غزل میں سماجی اقدار	پروفیسر ڈاکٹر چوبدار محمد شفیع عبدالستار	163
۲۷	ادب اور سماج کا رشتہ	ڈاکٹر حبیب النساء بیگم یوسف علی	169
۲۸	اردو افسانوں میں طنز ومزاح، انسانی اقدار---	ڈاکٹر محمد مدثر محمد افسر فاروقی	171

☆☆☆

Shivaji College of Art's Hingoli

اردو نظم میں انسانی اقدار و اخلاقیات کی ترجمانی

پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال جاوید شیخ ابراہیم
پروفیسر و صدر شعبہ اردو شیواجی کالج ہنگولی

ادب اور سماج کا باہمی رشتہ چولی دامن کی طرح ہے۔اور ادب میں پیش کیئے جانے والے مسائل، حقائق کا مکمل عکس سماج میں نظر آتا ہے۔انسانی اقدار اور اخلاقیات سے سماج جدا نہیں ہوسکتا۔ چونکہ ادب کے سماج پر بہت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔تمام ادبی اصناف چاہے وہ شعری ہوں یا نثری سماج پر اثر انداز ہوتی ہیں۔تو آیئے جاننے کی کوشش کریں کہ اقدار کیا ہوتے ہیں اور وہ کس طرح ادب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اردو شاعری کا دامن بہت وسیع ہے۔اور اس میں نظم کا ہمیں اردو نظم نگاری میں بہت سے ایسے شعرا ملیں گے جنھوں نے اردو نظم کے ذریعے انسانی اقدار کی تبلیغ و درس اخلاق کا کام بحسن و خوبی لیا۔

جس طرح فرد سماج اور شاعری میں باہمی رشتہ ہوتا ہے۔اسی طرح اقدار و اخلاق سے بھی شاعری کا رشتہ ہوتا ہے۔یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ادب کا ان دونوں سے بہت پختہ رشتہ ہوتا ہے۔نیز ماضی، حال اور مستقبل میں بھی ایک داخلی ربط ہوتا ہے۔انسان اپنے ماضی سے رشتہ کاٹ کر نہیں رہ سکتا۔ماضی کی تاریخ کی روشنی میں مستقبل کا لائحہ عمل ترتیب دینا ہوتا ہے۔کیونکہ اس کے بغیر یعنی ماضی سے رشتہ کاٹ کر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔کیونکہ ماضی کی تابناک اقدار کی جڑیں اس حال میں مزید تیز سمت و رفتار عطا کرتی ہیں۔یعنی ماضی کی روایات اقدار احال مستقبل کے لیے مشعل راہ ہوتی ہیں۔

اردو شاعری میں خاص طور سے اردو نظم نگاری میں اس طرح اقدار حال اور مستقبل کے لئے مشعل راہ ہوتی ہیں۔اردو شاعری میں خاص طور سے اردو نظم نگاری میں اس طرح کے اقدار و روایات کو بھی موضوع بنایا گیا۔اپنے اسلاف کے کارنامے اور ان کا حسن سلوک ہی انھیں بلند مرتبے پر پہنچاتا ہے۔بقول ڈاکٹر ابواللیث صدیقی

''عصر حاضر کا کوئی نقش بظاہر کتنا ہی اچھوتا نرالا، نیا کیوں نہ ہو اس کی تہ میں ماضی کے خطوط پنہاں ہوتے ہیں۔چراغ سے چراغ جلتا ہے۔تجربہ سے تجربہ حاصل ہوتا ہے۔''

تاریخ ہند کے مطالعے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بھارت میں کئی قومیں آئیں اور انھوں نے

اپنی تہذیب، تمدن اور اقدار کو بھارتی سماج میں ضم کردیا۔نیز بھارتی سماج نے اسے اپنایا بھی۔اور بھارت کی ان مختلف النوع اقوام کی تہذیب و تمدن اور اقدار کی وجہ سے تعمیر و ترقی بھی ہوئی کوئی۔لیکن ایک وقت گزرنے کے بعد بھی بھارتی سماج میں اصلاح کی ضرورت کا احساس ہونے لگا۔چونکہ وقت کا تقاضا بھی تھا۔بہت طویل عرصہ گزرا تھا کہ کسی قسم کی کوئی تبدیلی بھارتی سماج میں واقع نہیں ہوئی تھی۔بہت ساری برائیاں سماج میں در آئی تھیں۔ان سے سماج کی اصلاح ناگزیر ہوگئی تھی۔سماج، فرد گھٹن کا شکار ہو چکے تھے۔اس چھٹکارہ حاصل کرنا نہایت ضروری تھا۔چونکہ انگریز مسلمانوں کے اقتدار پر قابض ہوئے تھے۔ اور وہ تہذیب و تمدن اور اقدار کو فروغ دے رہے تھے۔لیکن وہ مسلمانوں سے خائف رہتے تھے۔انھیں اندیشہ تھا کہ مسلمانوں سے انھوں نے جو اقتدار چھینا ہے۔کہیں وہ دوبارہ حاصل نہ کرلیں۔اس لیے وہ مسلمانوں کو اکثر نشانہ بناتے رہتے تھے۔اور مسلمانوں کا مذہبی طبقہ ہمیشہ انگریزوں کو ان کی تہذیب و تمدن اور اقدار کو ہدف تنقید بناتا تھا۔اور اپنے آنے والی نسلوں کو اسلامی اخلاق و اقدار کی تعلیم دیا کرتا تھا۔تاکہ وہ اپنے اخلاق و اقدار کے امین و پاسدار بن سکیں۔۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ آزادی کے اثرات سب سے زیادہ بھارتی مسلمانوں پر مرتب ہوئے۔اور سب سے زیادہ مسلمان انگریزی ظلم و ستم کا ہدف بنیں۔اور آہستہ آہستہ مسلمانوں کا ایک طبقہ جو تعلیم یافتہ سمجھا جاتا تھا اپنی تہذیب و تمدن اور اقدار سے روگردانی کرنے لگا۔ہر طرف مایوسی کی کیفیت چھانے لگی۔مسلمان زبوں حال اور پریشان تھے۔ایسے ان حالات میں مولانا الطاف حسین حالی نے مسلمانوں کی تہذیب، ہندی عوام اور ہندوستان کے بکھرنے کے اسباب پر اظہار خیال کیا ہے۔جیسے

اے مقدس آریہ ورتھ آئی کیا تجھ پہ بلا
جس بزم یک دلی کو تیرے برہم کر دیا
تو کہاں اور اہل مغرب کے بھلا حملے کہاں
ہاں مگر نا اتفاقی کی ملی تجھ کو سزا
گر تیری اولاد میں ہوتا سلوک حملے کہاں
لڑکھڑا جاتے قدم غیروں کے ہنگام دغا

چونکہ اس وقت رسم یہ بھی چل پڑی تھی کہ ہندوستانی عورت دوسرا نکاح نہیں کرسکتی اس کا بیان

PRINCIPAL SHIVAJI COLLEGE Hingoli

بھی "مناجات بیوہ" اس نظم میں ہم کو ملتا ہے۔

اپنے بڑوں کی ریت میں چھوٹے
قوم کی باندھی رسم نہ ٹوٹے
ہو نہ کسی کو ہم سے ندامت
ناک رہے کنبے کی سلامت
جان کسی کی جائے تو جائے
ان میں اپنی فرق نہ آئے

(مناجات بیوہ)

انگریزوں نے اپنے ساتھ ساتھ اپنی اقدار و روایات کو بھی لایا تھا اور ان کے اثرات بھارتی سماج پر ہو رہے تھے۔ اور بھارتی عوام اپنے اخلاق و اقدار کو فراموش کر کے انگریزی کو اقدار کو اپنا رہے تھے اس کی نشاندہی اسماعیل میرٹھی کی نظم "انگریزی فیشن والے" میں نمایاں ہے۔

رہا وہ جرگہ جسے چڑگئی انگریزی
سوداں خدا کی ضرورت نہ انبیاء درکار
جو ار دل میں ہے کتا تو ہاتھ میں ایک بید
بجاتے ہی سیٹی سلک رہا ہے سگار
وہ اپنے آپ کو سمجھتے ہیں جنٹلمین
اور اپنی قوم کے لوگوں کو جانتے ہیں گنوار

(انگریزی فیشن والے)

اسماعیل میرٹھی کو اپنی قوم اپنی تہذیب اور اسلامی افکار و نظریات کی فکر تھی وہ مسلم قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

پلٹ گیا ہے زمانہ بدل گئی ہے رُت
نمو کا وقت ہے اور ابتدائے فصل بہار
غرض سب ہیں صلاح و فلاح کے جویا

Shivaji College of Art's Hingoli

دیا ہے ولولہ شوق نے دلوں کو ابھار
زمانہ چونک پڑا ہے برائے مسلمانو!
جھنجوڑنے سے بھی ہوتے نہیں ہو تم بیدار

(جریدہ عبرت)

اردو نظم نگاری میں اخلاق و اقدار کی تعلیم دینے والے شعراء میں اکبر الہ آبادی کا بھی شمار ہوتا ہے۔ جس وقت اکبر نے شعور و ادراک کی عمر میں قدم رکھا تو اس وقت بھارت میں انگریزی تہذیب و اقدار فروغ پا رہے تھے۔ اور وہ مغربی تہذیب کو سخت ناپسند کرتے تھے۔

دین کو جب ہم نے دنیا پر مقدم کر دیا
دینوی درجہ کو بھی اللہ نے کم کر دیا
وقعت مگر محال ہے مسجد کو چھوڑ کر
ممکن نہیں کہ پائیے پھول جڑ کو توڑ کر

دوسری طرف شبلی نعمانی کو بھی اخلاقی اقدار کی پامالی کا شدید احساس تھا۔ اس پر انہوں نے اپنی نظم "مذہب و سیاست" میں ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔

تم کسی قوم کی تاریخ اٹھا کر دیکھو
دو ہی باتیں ہیں کہ جن پر ہے ترقی کا مدار
مدتوں بحث سیاست کی اجازت نہ تھی
کہ وفاداری مسلم کا تھا یہ خاص شعار
ہم کو پامال کئے دیتے ہیں اپنائے وطن
ڈر ہے پس جائے نہ یہ فرقہ اخلاق شعار
وضع میں طرز میں اخلاص میں سیرت میں کہیں
نظر آتے نہیں کچھ حرمت دین کے آثار
آپ نے ہم کو سکھائے ہیں جو یورپ کے علوم
اس ضرورت سے نہیں قوم کو ہرگز انکار
بحث یہ ہے کہ وہ اس طرز سے بھی ممکن نہ تھا

PRINCIPAL
SHIVAJI COLLEGE
Hingoli Dist. Hingoli

کہ نہ گھٹتا کبھی ناموس شریعت کا و

(مذہب اور سیاست)

''اجڑی ہوئی محفل''، نظم میں سماجی و تہذیبی زندگی کے کھوکھلے پن کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

اپنوں سے بیر رکھنا تو نے بتوں سے سیکھا
جنگ و جدل سکھایا واعظ کو بھی خدا نے
ان کی شوق ان کی تمکین، انکا حسن ان کا شباب
دین و دنیا سے گیا جوان پہ گردیدہ ہوا

(اجڑی ہوئی محفل)

علامہ اقبال ہندوستانی مشترکہ تہذیب کے قائل تھے۔ وہ مذہب کی بنیاد پر ہندو مسلم، سکھ اور عیسائی کی تفریق کو مٹا دینا چاہتے تھے۔ وہ دراصل تمام فرقے والوں کو تہذیب و تمدن کے اعتبار سے ایک جگہ لانا چاہتے تھے۔ ''نیا شوالہ'' اس نظم میں کہتے ہیں۔

ہر صبح اٹھ کے گائیں منتر وہ میٹھے میٹھے
سارے پجاریوں کو لئے پیت کی پلادیں
شکتی بھی شانتی بھی بھکتوں کے گیت میں ہے
دھرتی کے باسیوں کی مکتی ہر بیت میں ہے

علامہ اقبال نے اپنی مختلف منظومات میں مختلف طریقوں سے اخلاقی اقدار کی تعلیم و تلقین کی ہے۔ بیکاری، مساوات کا جھوٹا دعویٰ کی قلعی علامہ نے کھولی ہے۔ اپنی نظم ''لینین خدا کے حضور میں'' اس میں نشانہ بناتے ہوئے کہتے ہیں۔

یورپ میں بہت روشنی علم و ہنر ہے
حق یہ ہے کہ بے چشمہ حیواں ہے یہ ظلمات
یہ علم یہ حکمت یہ ندبر یہ حکومت
پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات
بے کاری و عریانی و میخواری و افلاس
کیا کم ہے فرنگی مدنیت کے فتوحات

ہے کے لئے موت مشینوں کی حکومت
احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

(لینین خدا کے حضور میں)

ہم بھی اس بات سے بہت اچھی طرح واقف ہیں کہ انگریزی تعلیم کی وجہ سے انگریزی تہذیب و اقدار دھیرے دھیرے بھارتی لوگوں میں سرائیت کر گئی۔ اس رجحان کو چند لوگ غلط جانتے تھے۔ لیکن ایک حساس دل رکھنے والے شاعر بھی اس سے مبرا نہیں تھا کہ انگریزی تہذیب کے خطرناک اثرات اخلاق و تہذیب کا دیوالیہ نکال دیں گے۔ لہٰذا اس کو مد نظر رکھ کر چکبست بھی اس سے متاثر ہوئے اور انھوں نے کچھ اس طرح اپنی نظم پھول ماں (صبح وطن) میں اظہار خیال کیا ہے۔

روشن خام ہر مردوں کی نہ جانا ہرگز
داغ تعلیم میں اپنی نہ لگانا ہرگز
نقل یورپ کی مناسب ہے مگر یاد رہے
خاک میں غیرت قومی نہ ملانا ہرگز
رنگ و روغن تمہیں یورپ کا مبارک لیکن
قوم کا نقش نہ چہرے سے مٹانا ہرگز

(صبح وطن)

حفیظ جالندھری نے ہندوستانی تہذیب اور ہندو مذہب کے اہم دیوتا ''کرشن کنہیا'' کو موضوع بنا کر اپنی نظم میں جن خیالات کا اظہار کیا اس سے خاص تہذیب کا تصور ابھر کر سامنے آتا ہے۔ جو کچھ اسطرح ہے۔

دربار میں تنہا
لاچار ہے کرشنا
سب اہل حضرت
ہیں درپے عزت
آجا کرے کالے
بھارت کے اجیالے

Shivaji College of Art's Hingoli
PRINCIPAL
SHIVAJI COLLEGE
Hingoli Dist. Hingoli

پر یوں میں ہے گلفام
رادھا کے لئے شیام
یہ راج دلارے
بزدل ہوئے سارے
پروانہ ہوتا راج
بیکس رہے لاج
برام کا بیتھا
ماتھرا کا پیا
بندرا میں کنہیا

(کرشن کنہیا مجموعہ کلام)

بھارتی تہذیب وتمدن میں کردار وعمل کو بہت بڑا دخل ہے۔ جب انسان اپنی سیرت وکردار کو داغدار کر لیتا ہے تو معاشرہ اسے بری نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسی بات کو حفیظ جالندھری نے اپنی نظم کا موضوع بنایا ہے۔ جس کا عنوان ''رقاصہ'' ہے اس نظم میں انھوں نے یہ بات بتانے کی کوشش کی ہے کہ ہمارا معاشرہ کس قدر اخلاقی اقدار بھاری ہو چکا ہے۔ ہماری تہذیب وتمدن زندگی کس قدر آلودہ ہو چکی ہے۔

تیرا تھرکنا خوب ہے
تیری ادائیں دل نشین
لیکن ٹھہر تو کون ہے
ادا نیم عریاں نازنین
کیا مشرقی عورت ہے تو
ہرگز نہیں ہرگز نہیں
تیری ہنسی بے پاک ہے
تیری نظر چالاک ہے
اُف کس قدر دلسوز ہے
تقریر بازاری تیری

Shivaji College of Art's Hingoli
PRINCIPAL
SHIVAJI COLLEGE
Hingoli Dist. Hingoli

تجھ میں نہیں شرم و حیا
تجھ میں نہیں مہر و وفا

(رقاصہ)

دوسری طرف حفیظ جالندھری نے ''شاہنامہ اسلام'' جیسی معرکتہ الاراء نظم لکھ کر مسلمانوں کی تہذیب وتمدن کو اردو ادب کا حصہ بنادیا۔

ہندوستانی اقدار کو موضوع بنانے والے شعراء کی صف میں اختر شیرانی بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ ان کی نظم ''او دیس سے آنے والے بتا'' ایک ایسی نظم ہے جس میں تہذیب وتمدن کی جھلک صاف طور پر نظر آتی ہیں۔ یہ نظم صحیح معنوں میں ہمیں ہندوستانی دیہی اقدار واخلاق سے نہ صرف واقف کراتی ہیں بلکہ دیہی زندگی سے قربت کا احساس دلاتی ہیں۔

کیا اب بھی مہکتے مندر سے
ناقوس کی آوازیں آتی ہیں
کیا اب مقدس مسجد سے
مستانی اذاں تھراتی ہے
اور شام کے رنگین سائیوں پر
عظمت کی جھلک چھاجاتی ہے

(وہ دیس سے آنے والے بتا)

اردو شاعری میں اقدار واخلاق کے عوامل کہیں نہ کہیں نظم کا موضوع ضرور بنتے رہے ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اردو نظم کے موضوعات میں ایک اہم موضوع ہندوستانی تہذیب واقدار کی عکاسی بھی ہے جو قاری کو اپنی طرف راغب کرتی ہے۔ اس سے اپنا رشتہ جوڑنے پر مجبور کرتی ہے۔

حوالہ جاتی کتب

١) ڈاکٹر ابواللیث صدیقی۔ تجربے اور روایت ص ۵
٢) جدید اردو نظم: نظریہ وعمل۔ پروفیسر عقیل احمد صدیقی
٣) جدید اردو نظم اور یورپی اثرات۔ پروفیسر حامد کاشمیری
۴) آزادی سے قبل جدید اردو نظم کا سماجیاتی مطالعہ۔ پروفیسر ممتاز جہاں صدیقی